رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحکم وما کان لکم ان تردوہ

آنکہ جہاں منتظر تو شاں کا مد دلستاں
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

نمبر ۲ بابت ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء جلد

Digitized by Khilafat Library

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
از ملایک وز خبرہائے معاد
معجزات او ہمہ حق اندر است
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مورد لعن خداست
ہر کہ انکارے کند از شقیاست

اندریں دین آمدہ از مادریم
آں رسولے کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیاء سابقیں
یکدم دوری از آں بروش کتاب

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقیں
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں یعنی بقدر تکرار آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ + امین

پھر اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ٭

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکے اسی نمبر میں جسکہ البدر ۱۸ جنوری معنون کیا تھا اس جلد دوم سال کی یادگار ہر جواب کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا ٭٭٭٭٭٭٭

عالیجناب میر قاسم علی صاحب
مہتمم کتب خانہ اسلامیہ دہلی بازار
... کوٹھی نواب جھجر
دہلی

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصیٰ میں فرمائی

(گذشتہ اشاعت البدر نمبر ۱ صفحہ ۱۰ سے آگے)

حالانکہ مسلمانوں کے لئے یہی ایک شے قابل فخر ہے۔ کہ دوسری کوئی قوم اس میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ اور قوموں نے بدیوں میں پڑکر اور اُن سے راضی ہو کر دعا کا قصد ہی نہیں کیا مثال کے طور عیسائیوں کو لو۔ کہ جنہوں نے کفارہ اور قربانی پر بھروسہ کیا ہے اب جسکا یہ ایمان ہے۔ کہ میرے سب گناہ بخشے گئے ہیں۔ تو اسکے اندر دعا کی تحریک اور جذبہ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے دعا کی ضرورت تو اسے ملتی ہے جسکو یہ احساس اور تصور ہوتا ہے کہ میں گرفتار ہوں۔ اور جسکو یہ خیال ہی نہیں ہے کہ گناہ مجھے ضرر پہنچاوینگے یا عذاب کا موجب ہونگے اسے دعا کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پس جیسے کسی دوسری راہ پر بھروسہ ہے۔ وہ دعا کی راہ پر کب آویگا۔

لیکن یاد رکھو۔ کہ دعا صرف زبانی بک بک اور زق زق کا نام نہیں ہے بلکہ دعا اس بات کا نام ہے کہ دل خدا کے خوف سے بھر جاوے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گر پڑے ہر ایک قسم کی طاقت اور قدرت اسی سے چاہے۔ اور اپنی کمزوری کا بار بار اسکے آگے اعتراف کرے یہ حالت جو کہ بالکل موت کی حالت ہوتی ہے نصیب ہو۔ تو اُسوقت دعا ہوتی ہے۔ اور اس حقیقت سے بے علم رہنے کی وجہ سے بہت لوگ دعا اور اسکی تاثیر سے منکر ہو گئے ہیں۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ جو کچھ ہونا ہی وہ تو ہو کر ہی رہیگا۔ دعا کی ضرورت ہی کیا ہے یہ صرف اُن کا ایک بہانہ ہے ورنہ اگر ان کا اعتقاد یقینی طور پر اسباب پر ہوتا۔ کہ جو ہونا ہے ہو کر ہی رہیگا۔ تو پھر دکھوں اور بیماریوں میں وہ تدابیر اور علاج کیوں کرتے ہیں۔ اگر ایسے ہی متوکل اور رضا بہ قضا ہیں تو ذرا سے درد پر...... ڈاکٹروں اور طبیبوں کو کیوں بلاتے ہیں سید احمد خان بھی دعا کے بڑے منکر تھے۔ مگر جب پیشاب بند ہوا تو دہلی سے ڈاکٹر منگوائے گئے افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کی سمجھ میں یہ موٹی سی بات نہیں آتی۔ کہ جب ظاہری دنیا اس قادر خدا کے ملکوت میں ہے تو باطنی کس واسطے نہیں ہے ایک پہلو میں اسکی قدرت کے تصرفات مانتے ہیں۔ اور دوسرے میں جا کر انکار کرتے ہیں۔ قضاء و قدر پر تو ہمارا بھی ایمان ہے لیکن بات یہ ہے کہ اس کا علم کسے ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کو قبض ہے تو اسے تبرید یا کاسٹر آئل دینے سے وہ رفع ہو جاتی ہے ایسے ہی زمیندار دانے ڈالتا ہے تو اسکا کھیت پھلتا پھولتا ہے

پس جب تجارب سے ایک بات ثابت ہے تو اس کی بحث میں پڑنا اور ایک کھلی حقیقت سے انکار کرنا نادانی ہے۔ دعا سے انکار کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس نکتہ پر دعا اثر کرتی ہے اس سے دور رہکر لوگ ہٹ جاتے ہیں۔ اور پھر عدم استقلال کی وجہ سے ابتلا میں پڑتے ہیں کیونکہ جب تک کسی شے کی پوری خوراک نہیں استعمال کی جاتی تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر ایک شخص کو ایک روٹی کی بھوک ہی تو ایک دانہ یا ایک بھورے سے اس کی سیری ہرگز نہ ہوگی۔ ایسے ہی جب تک دعا اپنی پورے آداب کے ساتھ نہ کی جاوے اور جس حد تک وہ درجہ استجابت حاصل کرتی ہے۔ اس حد تک نہ پہونچے۔ تب تک اس کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ ورنہ دعا تو ایک ایسی شے ہے۔ کہ کوئی مشکل ایسی نہیں جو کہ اسکے ذریعہ سے حل نہ ہو اور کوئی بیماری ایسی نہیں جو کہ اسکے ذریعہ سے دور نہ ہو۔ کوئی غم ایسا نہیں جو دعا سے نہ جائے۔ پس بڑا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جو کہ دعا پر بھروسہ کرتا ہے انسان ہر وقت ایک سیلاب میں پڑا ہوا ہے۔ اور دعا ہی ایک ایسی شے ہے جو کہ اس سے اسکو نجات دلا سکتی ہے سورۂ فاتحہ میں بھی خدا تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے اور اپنی الٰہی صفات کا ذکر اول کیا ہے جن سے دعا کی تحریک دل میں ہوتی ہے وہ صفات اسکے۔ رب العلمین۔ رحمن۔ رحیم ہیں رب کے معنے کہ ذرہ ذرہ کی ربوبیت اسی کے ہاتھ میں ہی عالم اسے کہتے ہیں جس کا علم انسان کو ہو۔ اور جس کی خبر اسے مل سکے گویا کہ ارواح اور اجسام کی وہی ربوبیت کرتا ہے حقایق اور معارف وہی بخشتا ہے۔ رحمان ہے کہ قبل پیدایش انسان کے بلا محنت و مزد کے اسکے آرام کے سامان مہیا کرتا ہے۔ رحیم ہے کہ ہر ایک عمل کی جزا دیتا ہے اور ان صفات کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے کہ تو جو رب رحمان اور رحیم ہے میری مشکل کشائی فرما اور وہ صراط مستقیم دکھا جو تو اپنے پیارے برگزیدوں کو دکھاتا رہا ہی ہم تیری راہ بجز تیرے فضل کے نہیں پا سکتے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ اور اسکی تجلیات کا ظہور دعا کو چاہتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ انسان کو تخلصی ملتی ہے تو یہ دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ جو اسے کامل یقین اور طاقت سے استعمال میں لاویگا اسکے مشکلات ضرور دور ہو جاوینگے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہی انسان پاک ہو سکتا ہے۔ اور کوئی راہ اُس کے پاک ہونے کی نہیں ہے۔

دوسرے مسلمانوں کی طرح ہماری جماعت کو ہرگز دعا کی بے قدری نہ کرنی چاہیئے۔ اور ان تمام پتھروں کو راستہ میں سے دور کر دینا چاہیئے جو کہ اسکی روک بنے ہوئے ہیں جیسے پانی کے آگے پتھر ہوں تو وہ رُک جاتا ہی ایسے ہی دوسرے لوگوں نے گندے پتھر دعا کی راہ میں ڈالے ہوئے ہیں اور وہ اُن کی اپنی بدکاریاں اور بد عقیدگیاں ہیں۔ لیکن تم لوگوں کو اُن کی مثال نہ ہونا چاہیئے۔ اور تمہارا کوئی کاروبار دعا کے سوا نہ ہوا کرے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے دعا کی عادت ڈالو۔ اور اس سے غافل ہرگز نہ ہو۔ عیسائیوں کی طرح ہرگز مت بنو۔ کہ جنہوں نے کفارہ پر بھروسہ کر کے دعا کی ضرورت کو معدوم کر دیا ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک بھی دعا کوئی شے نہیں ہے۔ کیونکہ جس نے اعمال کی پاداش میں کروڑہا جونیں بدلنی ہیں۔ اور جس کا ایمان ہے کہ بجز اسکے چھٹکارا ہی نہیں۔ وہ کیا دعا کریگا۔ دعا تو جب کرتا جب اسے ایمان ہوتا۔ کہ خدا اسے اِن جونوں کے عذاب سے بچا لیگا۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ وہ دعا کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر قرآن کو غور سے پڑھو گے تو تمہیں معلوم ہو گا۔ کہ اس میں بار بار دعا کی طرف رغبت دلائی اور تاکید کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ پھر آگے اُسکا ثبوت اس طرح سے دیا ہے اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ کہ جب میرے بندے میری نسبت سوال کرتے ہیں تو میں اُن کے قریب ہوتا ہوں اور وہ مجھکو پکارتے ہیں تو جواب دیتا ہوں اور یہ جواب دینا کئی رنگوں میں ہوتا ہے۔ جو بہت دعا کرنیوالا ہو گا۔ وہ دیکھ لیگا کہ خدا تعالیٰ اسے یا تو بذریعہ رویا کے اور یا بذریعہ الہام کے جواب دیتا ہے اور یہ خدا کی ذات کا کافی ثبوت ہے اور پھر یہی نہیں بلکہ جو بہت دعا کریگا۔ تو خدا اسے اپنی طاقت کا ثبوت بھی دیگا۔ اور قادرانہ تصرفات سے اسکے دل پر اپنی ہستی کا نقش جما دیگا۔ اور وہ جان لیگا۔ کہ میرے رب کی ذات کی ایسی قادر مطلق ہی جو ہر ایک قسم کی مشکل کو حل کر دیتی ہے اِن باتوں کے ثبوت میں ہزاروں روائتیں اور حکایتیں موجود ہیں۔ اور اب اسوقت تو اس کی زندہ نظیریں بھی قایم ہیں الیس ہماری جماعت کو لازم ہے کہ نیکی میں ترقی کرے اور ایمانی قوت کو بڑھانے کے لئے دعا کو ہاتھ سے نہ دے۔

تیسرا پہلو حصول نجات اور تقوے کا صادقوں کی معیت ہے۔ جس کا حکم قرآن شریف میں ہی کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنے اکیلے نہ رہو کہ اس حالت میں شیطان کا داؤ انسان پر ہوتا ہے۔ بلکہ صادقوں کی معیت اختیار کرو۔ اور ان کی جمعیت میں رہو۔ تاکہ انکے انوار اور برکات کا پرتو تم پر پڑتا رہے اور خانہ قلب کے ہر ایک خس و خاشاک کو محبت الٰہی کی آگ سے جلا کر نور الٰہی سے بھر دے غرضیکہ یہ تین ذرائع ہیں۔

جن سے انسان بدی سے محفوظ اور نیکی میں ترقی کر سکتا ہے

یہ بات بھی بیان کر دینی ضروری ہے کہ بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ کتابوں میں بعض بدیوں کو پڑھکر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم میں یہ نہیں اور اسیکو اپنے لئے کافی خیال کرتے ہیں کہ ہم چوری نہیں کرتے۔ زنا نہیں کرتے۔ ڈاکہ نہیں مارتے وغیرہ وغیرہ۔ مگر جو شخص ان باتوں سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھ بن گیا۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے کیونکہ جو چوری اور زنا نہیں کرتا۔ تو آخر وہ انکے بڑے انجام اور عذاب سے بھی تو محفوظ رہتا ہے اسکا احسان کسی پر نہیں۔ اگر کرتا تو دکھ پاتا۔ بدمعاشوں میں لکھا جاتا۔ کنجر کہلاتا۔ کیونکہ زنا کاری کنجروں کا کام ہے اگر اسنے ان کاموں کو نہیں کیا تو صرف اتنی بات ہوئی کہ بدمعاشوں کے رجسٹر سے اسکا نام کٹ گیا۔ لیکن نیکوں کے طبقے اور رجسٹر میں داخل بھی نہیں ہوا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے عمل صالحہ کی تاکید کی ہے کہ اگر وہ بدی سے بچتا ہے تو عمل صالح کرکے نیکوں میں داخل ہو مگر دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی نیکی کی اختیار کرنے میں لوگ سست ہیں اور اکثر لوگ اسبات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ فلاں فلاں بدی کے مرتکب نہیں ہیں اور صرف اسی کو ہی نیکی خیال کرتے ہیں حالانکہ بدی کے ترک کا نام نیکی نہیں ہے نیک اور صالح اس وقت کہلائیگا جبکہ وہ نیکی اور صلاحیت کے کام کریگا۔ پس جب تک کسی کے پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں ہے تب تک وہ مومن نہیں ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں اِھدنا الصّراط المستقیم کی دعا تعلیم فرمائی ہے کہ انسان چوری زنا وغیرہ جیسے موٹے موٹے بڑے کاموں کو ترک کرنا ہی نیکی نہ جان لے بلکہ صراط الذین انعمت علیھم فرما کر بتلا دیا کہ نیکی اور انعام ایک الگ شے ہے جب تک اسی حاصل نہ کریگا تب تک نیک اور صالح نہیں کہلائیگا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے یہ دعا نہیں سکھلائی کہ تو مجھے فاسقوں اور فاجروں میں نہ داخل کر۔ اور اسی پر بس نہیں کیا۔ بلکہ یہ سکھلایا۔ کہ انعام والوں میں داخل کر۔ اسکے آگے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ان آیات سے یہ مطلب ہے۔ کہ مومن کے نفس کی تکمیل اسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ دو شربت پیتا ہے ایک شربت کا نام تو کافوری ہے۔ کہ جسکے پینے سے اس کا نفس بدیوں سے سرد ہو جاتا ہے جیسے کافور میں ایک خاصہ ہے کہ وہ زہریلی مواد کو جذب کرتا ہے ایسے ہی اس کے اندر جو زہر گناہ اور بدی کی ہوتی ہے وہ اس شربت کافوری سے جذب ہو جاتی ہے اور دوسرا شربت زنجبیلی شربت ہے جس سے انسان کو نیکی کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے قرآن شریف میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی دعا تعلیم فرمائی ہے جس میں دونوں شربت اللہ تعالیٰ سے طلب کئے گئے ہیں

موٹی موٹی بدیوں کو چھوڑنا تو آسان ہوتا ہے۔ مگر بعض باریک بدیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ایک تو انسان کو انکا علم کم ہوتا ہے دوسرے علم ہو تو چھوڑنا اور بھی مشکل ہے وہ اخلاقی بدیاں ہیں جو کہ ایکدوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض۔ کینہ۔ حسد پیدا ہو جاتا ہے یا اگر چند دن سنوار کر نماز وغیرہ پڑھی ہے اور لوگوں نے اسکی مدح شروع کی ہے تو عجب اور ریا یعنے خود پسندی اور نمود پیدا ہو جاتا ہے یا علم اور دولت اور وجاہت حاصل ہے تو اُس کی وجہ سے دوسرے بھائی کو حقیر اور ذلیل جاننے لگ جاتا ہے اگر کسی سے کوئی ضد یا عداوت ہو گئی ہے تو اسکے عیب نکالنے پر حریص ہو جاتا ہے۔ رات دن اسکی عیب جوئی میں لگا رہتا ہے یا کسیکے قرب کیلئے اپنے بھائی کے عیب اسکے آگے بیان کرکے وہ منصب خود حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ جو عیب وہ دوسرے میں دیکھتا اور بیان کرتا ہے وہ خود اس میں موجود ہوتے ہیں یہ وہ باریک بدیاں ہیں جن کا ترک کرنا مشکل ہے ایسے ہی اُن بدیوں کا ترک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ان میں صرف عوام الناس ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کو بھی یہ لگی ہوئی ہوتی ہیں اور ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے اور کامل طور پر تزکیہ نفس اسی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ انسان ظلمتوں سے نکل آوے بعض کا گمان ہوتا ہے کہ انہوں نے اُن سے خلاصی پالی مگر جب کوئی موقعہ آجاتا ہے اور کسی سفیہ آدمی سے مقابلہ آپڑتا ہے تو اسوقت جوش اور تعلی کے خیال کو دبا نہیں سکتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی خلاصی نہیں پائی اس تزکیہ کا نام اخلاقی تزکیہ ہے یہ انبیاء پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ وہ اول اول انکا اخلاقی تزکیہ خود کر دیتا ہے سلطنت پا کر بھی وہ فقیر ہی رہتے ہیں۔ باوجود بڑا ہونے کے اپنے آپ کو بڑا نہیں جانتے نفس کے جذبات کا جو گند بداخلاقی کے رنگ میں نمودار ہوتا ہے وہ صرف **معرفت** کی آگ سے جل سکتا ہے اور یہ اسی آگ کا خاصہ ہے کہ انسان سب سے بڑا ہو کر اپنے آپ کو سب سے چھوٹا خیال کرتا ہے اور ان انوار معرفت کو وہ اپنے نفس کیطرف منسوب نہیں کرتا۔ بلکہ جیسے کہ دیوار پر دھوپ پڑ کر اُسے روشن کر دیتی ہے۔ تو دیوار کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اُس روشنی کو دور کرے۔ وہ آفتاب کو نہیں کہہ سکتی کہ تو دور ہو جا۔ یا اپنے شعاع کو مجھ سے ہٹا لے یہی حالت انبیاء کی ہوتی ہے کہ ذاتی طور پر وہ کسی قسم کا دعوے نہیں کرتے (اس نکتہ پر لطیف نوٹ درس قرآن کے کالم میں البدر کے ناظرین دیکھینگے) اور ہر ایک فضل کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسلئے جب آنحضرة صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپ اعمال سے داخل جنت ہوں گے تو فوراً جواب دیا کہ ہرگز نہیں بلکہ خدا کے فضل سے وہ کسی قسم کی قوت اور اختیار کو اپنی طرف منسوب نہیں کر سکتے ہاں انبیاء سے نیچے جو لوگ ہوتے ہیں اُن میں کوئی رگ تکبر کی باقی رہ جاوے تو عجب نہیں کیونکہ یہ تو وہ بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی بعض لوگ حاجی بھی بن آتے ہیں مگر تکبر اور نخوت ان میں بدستور پائی جاتی ہے یہ تکبر شیطان سے آیا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اُسے بھی شیطان بنا دیتا ہے۔ وجاہت۔ ذات خاندان اور حسب نسب کے خیال سے یہ پیدا ہوتا ہے اور جب تک ان گھمنڈوں سے انسان اپنے آپ کو پاک وصاف نہ کریگا تب تک خدا کے نزدیک ہرگز پسندیدہ نہ ہوگا شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا۔ اور آدم سے اپنے آپ کو بڑا سمجھا خلقتنی من نار وخلقتہ من طین۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بارگاہ الٰہی سے راندہ گیا اس لئے اس تکبر سے ہر ایک کو بچنا چاہیئے۔ جب انسان کو معرفت نہ ہو تب تک وہ لغزش کھاتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو بھی لغزش ہوئی لیکن چونکہ معرفت تھی فوراً سمجھ گئے۔ کہ بجز خدا کے فضل کے چارہ نہیں اور دعا کی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ حضرت مسیح کو بھی لوگوں نے کہا۔ کہ تو نیک ہے۔ لیکن چونکہ اُن کو علم تھا کہ جب تک خدا کسی کو نیک نہ کرے وہ نیک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے فوراً انکار کیا۔ تا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں نیکی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہوں حقیقی نیکی تو خدا کے پاس ہے وہ جب چاہے سلب کرے اور جب چاہے عطا کرے۔ عیسائیوں نے تو مسیح کو ایک متکبر انسان بنا دیا ہوا ہے حالانکہ وہ ایسا نہ تھا یہی نہایت عمدہ طریق ہے کہ جس کے سوا کوئی انسان پاک نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا نہ جانے اور دوسرے کو بہتر سمجھے۔ علمی۔ مالی۔ خاندانی تکبر لوگوں میں ہوتے ہیں۔ ان سے بچے۔ جب خدا کسیکو آنکھ دیتا ہے تو اُسے پتہ لگتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دیتی ہے وہ آسمان سے آتی ہے انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ دیکھو آنکھ نہیں دیکھ سکتی جب تک آسمان سے روشنی نہ آوے ایسے ہی باطنی روشنی یعنے تقوے اور طہارت۔ یہ بھی خدا ہی سے آتی ہے وہ چاہے تو ہدایت دے اور چاہے گمراہ رکھے۔ سچی معرفت اسکا نام ہے کہ انسان نفس سے اپنے آپکو مسلوب اور لاشئے سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر خدا سے نور مانگے اور اگر مل جاوے تو اُس پر کسی قسم غرور نہ کرے اور کوئی شئے اپنی نہ سمجھے اگر اس قسم کا عقیدہ رکھیگا۔ تو اسکی اخلاقی حالت اچھی ہوتی جائیگی۔ اپنے کو کچھ شئے جاننا اسیکا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے ایکدوسرے کو حقیر جانتے اور علو کرتے ہیں۔ عالموں کو اپنے علم کی شیخی ہوتی ہے۔ وہ اسکی وجہ سے تکبر اور نفسانیت میں گھرے رہتے ہیں۔ فقرا کو بھی اصلاح نفس سے کوئی غرض نہیں رہی۔ جسقدر مجاہدے اور ریاضتیں ان لوگوں نے تجویز کئے ہوئے ہیں۔ وہ سب گمراہی ہیں۔ صرف جسم ہی جسم ہے جس میں روحانیت کا نام ونشان نہیں۔ یہ مجاہدے دلکو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور

معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اسوقت بالکل خالی پڑا تھا۔ طریق نبوی کو بالکل بھلا دیا گیا تھا۔ اب ارادہ الہی یہ ہے کہ وہ نبوت کا زمانہ دوبارہ آ دے اور وہی تقوے اور طہارت قائم ہو جاوے خدا کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کر دے۔ دو چیزیں ہیں کہ جن کی حفاظت ہر ایک انسان کو ضروری ہے ایک حق العباد اور ایک حق اللہ۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اسکی محبت میں۔ اسکی اطاعت میں اسکی عبادت میں اس کے خوف میں کسی کو شریک نہ کیا جاوے۔ اور حق العباد یہ کہ تکبر اور خیانت اور ظلم کسی اپنے بھائی سے نہ برتا جاوے اور حقوق اخوت کی کماحقہ نگہداشت کی جاوے۔

سننے میں تو یہ دو فقرے ہیں لیکن عمل کرنیکے لیئے بہت مشکل۔ انسان کے اوپر بڑا ہی خدا کا فضل ہو تو وہ ان کے اوپر قایم رہسکتا ہے کسی میں قوت غضبی بھی ہوتی ہوتی ہے ذرا سی بات سے غصہ میں آجاتا ہے دل میں کینہ رکھتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے غرضیکہ اخلاقی حالت انسان کی جب تک درست نہ ہو تب تک پورا ایمان اسکے اندر داخل نہیں ہوتا۔ خدا کو واحد جاننے اور ایمان کا دعوے کرنیکے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح بہت ضروری چیز ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی ہوتی ہے کہ ادنی ادنی سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت برے برے خیالات کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور ایسے عیوب کی اسکی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جو اس میں نہیں ہوتے حالانکہ اگر وہی عیوب اسکی طرف منسوب کئے جاویں تو وہ برا مانتا ہے بڑی ضروری بات ہے کہ حتے الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کہ اس سے محبت اور انس بڑھتا ہے آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کو نکتہ چینی کرنیکا موقعہ نہیں ملتا۔ اور خود انسان بھی حسد بغض۔ کینہ وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہتوں میں ہمدردی کا مادہ نہیں۔ مشکلات کیوقت اپنے وقت۔ طاقت اور مال کو دوسرے کیلیئے خرچ نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اسکے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے مگر ہمسایہ کے یہی مطلب نہیں جو اپنے گھر کے ساتھ ہی رہتا ہو۔

تمہارے بھائی جو تم سے ہزاروں اور سینکڑوں کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ سب تمہارے ہمسائے ہیں تمہیں چاہیئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو۔ اور ہمدردی کے کسی پہلو سے ان پر دریغ نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو روزانہ مطالعہ کرنا چاہیئے کہ اسنے کسقدر ہمدردی اپنے بھائیوں کی ہے حدیث شریف میں دیکھو۔ ہمدردی کی کسقدر تاکید ہے۔ کہ ہانڈی میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے ہمسایہ کو دو۔ خدا تعالیٰ تمہاری ہمدردیوں کا بھوکا نہیں ہے ہو نہ اسے کوئی پرواہ

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز خداتعالیٰ کہیگا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا اور میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ اور میں بیمار تھا تم نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ میں غریب تھا تم نے میری دستگیری نہ کی۔ لوگ آگے سے جواب دیں گے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا تب خدا تعالیٰ نے کہیگا کہ میرا فلاں بندہ جو تھا اسکی ہمدردی میری ہمدردی تھی ایسے ہی ایک اور جماعت کو خدا تعالیٰ کہیگا۔ کہ شاباش تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ وہ کہینگی کہ اے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا۔ تب خدا جواب دیگا۔ کہ میرے فلاں بندے کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہمدردی تھی۔ اگر ایک خدمتگار کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے پاس جاوے تو جو کچھ اس کی خاطر تواضع کی جاویگی۔ وہ اس کے آقا کی سمجھی جاویگی گی۔ لیکن اگر اسکی خبرگیری نہ کی جاوے۔ نہ رات کو آرام کرنے کی کوئی جگہہ دی جاوے۔ نہ بھوک پیاس کی خبر لی جاوے تو اسکے دل میں رنج گذریگا کہ میرے آدمی کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کو اسکی مخلوق بہت پیاری ہے۔ وہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اسکے ساتھ سرد مہری برتی جاوے۔ پس جو شخص خدا کی مخلوق کیساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے دوسرا پہلو جو حقوق اللہ کا ہے وہ بھی بہت مخفی ہے مگر یہی پہلو اسی لغو بہت دیتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک با اخلاق شخص کا ایمان کبھی ضایع ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بناوٹی اخلاق خدا کے لیئے نہیں ہوتے۔ اسلیئے ان اخلاق کو حاصل کرنا چاہیئے جن سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کیلیئے جو انسان اخلاق فاضلہ سے کام لیگا اس کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی۔ تو ایک گبر چھت پر چڑیوں کو دانے ڈال رہا تھا میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اسے کہا کہ تیرے اس عمل سے کیا تجھے کچھ ثواب ہوگا۔ اس گبر نے جواب دیا کہ ضرور ثواب ہوگا چنانچہ ایکسال جو وہ ولی اللہ حج کو گئے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ وہ گبر بھی مسلمان ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ تب اس گبر نے اس کو کہا کہ دیکھو میرے ان دانوں کا ثواب ہوا یا نہ ہوا ایسے ہی ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک اصحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جہالت میں میں نے بہت سا خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ... کیا تھا مجھے اس کا ثواب ہوگا یا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسی کا ثمرہ ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے ہمدردی مخلوق کی ایسی شے ہے۔ کہ اگر انسان اسی چھوڑ دے اور

اس سے کام نہ لے تو انجام کار ایک درندہ بن جاتا ہے انسان اسی وقت تک انسان رہتا ہے جبتک وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مروت سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎ بنی آدم اعضائے یکدیگرند۔ اور انکا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ میرے نزدیک ہمدردی کا دایرہ بہت وسیع ہے اور میں اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو کہتے ہیں کہ صرف اپنی قوم کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ اور غیر قوم سے ہرگز نہیں کرنی چاہیئے میں ایسی تعلیم کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور تاکید کرتا ہوں کہ اپنی قوم اور غیر قوم سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ جن لوگوں نے ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود رکھا ہے۔ انہوں نے اس امر کو بھی جایز رکھا ہے کہ دوسرے کا مال زبردستی سے لیا جاوے اور ہر قسم کے جور اور ظلم کو دوسرے لوگوں کیلیئے حلال جان لیا ہے۔

باہمی ہمدردی کے اللہ تعالےٰ نے تین مراتب رکھے ہیں جن کا ذکر آیتہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی میں ہے۔ سب سے چھوٹی نیکی اسمیں عدل کو قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی تم سے نیکی کا معاملہ کرے تو تم بھی اس سے ویسا ہی کرو۔ اسکے بعد پھر احسان کا درجہ ہے۔ اور اگرچہ یہ عدل سے اعلےٰ ہے لیکن اس میں بھی ایک نقص ہے کہ احسان کرنیوالے کے دل میں ریا اور خودی آسکتی ہے۔ اور کسی موقعہ پر جتلا سکتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں نیکی واحسان کیا ہے مگر ایتاء ذوی القربےٰ میں ریاء اور خودی کا نام ونشان نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچے کو طبعی طور سے پرورش کرتی ہے اور اس کو کوئی علم اسکی موت اور زندگی کا نہیں ہوتا۔ اور نہ اُس سے فایدے اور ضرر کی امید ہو سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے جوش اس کے دل میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور وہ بے اختیار اپنے ہر ایک قسم کے سکھ اور آرام کو اس بچے کے لیئے قربان کر دیتی ہے اسیطرح طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاء ذوی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو۔ تو اپنی نیکی کو ایتاء ذوی القربیٰ یعنے طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شے ترقی کرتی کرتی اپنی اس طبعی مرکز تک نہیں پہونچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی بدی خدا تعالیٰ کو کسیطرح سے بھی پسند نہیں۔ اگر ہوتی۔ تو جیسی تاکید احسان کی کی ہے بدی کی بھی کرتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں پر اعتراض کیا جاتا ہے لیکن نادان نہیں سمجھتے کہ وہ تو صرف مدافعت تھی تیرہ سال تک آپ نے تکالیف پر تکالیف اٹھائیں آپکے عزیز دوست اور یاروں کو سخت سخت عذاب دیا جاتا رہا اور جور و ستم کا کوئی بھی پہلو ایسا نہ رہا۔ جو کہ مخالفوں نے آپکے لیئے نہ برتا ہو۔ اور اسطرح جب بات انتہا تک پہونچ گئی تو اس مظلومانہ حالت میں آپ کو مقابلہ کا حکم دیا گیا ورنہ

کوئی بتلائے کہ تیرہ سال تک مکہ میں رہکر کیا آپ نے کسیکا باپ مارا تھا۔ اور پھر مقابلہ بھی اسلئے کیا گیا۔ کہ شریر اپنی شرارت سے باز آجاویں اور دین حق کیلئے ایک راہ کھلجاوے اور باوجود غلبہ اور تسلط پانیکے آپ نے کسی سے کسی قسم کی بدی کو روا نہیں رکھا۔ ورنہ اگر آپ ان تمام آئمۃ الکفر کو جو آپ کے ایذا کے درپے رہے تھے قتل کروا دیتے تو کون پوچھنے والا تھا۔ آجکل جو لوگ غدر اور فساد برپا کرتے ہیں دیکھ لو کہ وہ باغی اور مفسد قرار دیئے جا کر قتل کر دئیے جاتے ہیں یا سخت سے سخت عذاب پاتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باغیوں کو رہا کر دیا جو کہ آپکے ساتھ بغاوت پر آمادہ رہتے تھے۔ پس اب یہ کسقدر ظلم اور ستم کی بات ہوگی۔ اگر کہا جاوے کہ اسلام دوسروں سے ہمدردی کی اجازت نہیں دیتا۔ انسان جسقدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ دوسری قومیں کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات نہیں جاتی اور بدلہ لینے کیلئے ہمیشہ گھات میں لگی رہتی ہیں لیکن ہم ہر ایک خطاکار کی خطا بخشنے کو طیار ہیں اسلام کی تعلیم ہے کہ تم بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو۔ دیکھو قرآن شریف میں لکھا ہے یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا اور وہ قیدی لوگ اکثر کافر ہی ہوتے تھے کہ جن سے سلوک کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اب دیکھو۔ کہ اسلام نے اخلاق اور ہمدردی کو کہاں تک پہنچایا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ تندرست ہو کر ایک مستقل رسالہ اخلاق کی نسبت لکھوں جو میری جماعت کیلئے ایک کامل تعلیم ہو اور اس میں ابتغاء لمرضات اللہ کی راہیں بھی دکھلائی جاویں اور خدا تعالیٰ کی توفیق کی بھی ... مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ آپس میں تنازعات میں ایکدوسرے کی شکایت کی جاتی ہے ہمدردی اور آپس میں نیکی کے پہلو کو مرعی نہیں رکھا جاتا۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی ابھی تک جماعت کو ایک بچے کیطرح دیکھتا ہوں جو ایک قدم اٹھتا اور چار قدم گرتا ہے۔ اس لئے تاکید کرتا ہوں کہ دعا اور کوشش میں لگے رہو۔ اور خدا تعالیٰ سے اسکا فضل مانگو۔ کہ اس کے سوا کچھ نہیں بن سکتا

اس تقریر کے بعد حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ منشی محمد اروڑا صاحب اور دیگر چند احباب نے اٹھکر آپ سے نیاز حاصل کی۔ اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے جو کہ لاہور کی انجمن فرقانیہ کے امین اور خزانچی ہیں ایک کثیر رقم بطور نقد

کی بیش کی۔ اسوقت عصر کی بانگ کا حکم دیا گیا۔ ایک شخص پنڈی گھیپ سے حضرت کی زیارت کیلئے آئے ہوئے تھے انکو مخاطب کرا کر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے تمام جماعت کو یہ بات نوٹ کرائی۔ کہ دیکھو حضرت صاحب غیر مرزائیوں سے کیسی ہمدردی اور عمدہ معاملہ کی تاکید فرماتے ہیں۔ اسکے بعد عصر کی نماز ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا

نجات فضل سے ہے

میرے دوست مفتی محمد صادق روایت کرتے ہیں کہ ایکبار میاں کرم داد صاحب احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماہ رمضان میں حکم دیا کہ مفتی صاحب کے ہمراہ بٹالہ تک جاویں اور تاکید کی کہ روزہ نہ رکھنا کرمداد نے خواہش ظاہر کی کہ روزہ رکھ لیا جاوے بعد کو تکلیف ہوتی ہے فرمایا نجات خدا کے فضل سے ہے عمل سے نہیں ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کے متعلق وہ دینی خبریں برائے اندراج اخبار ضرور ارسال فرمایا کریں

۱۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی طبیعت سابقہ ایام کی نسبت اس عشرہ میں بفضل خدا نسبتاً اچھی رہی ہے۔ اور آپ عام طور پر ظہر و عصر کی نمازوں میں شامل جماعت ہوتے رہے۔ خاندان رسالت کے کل ممبر بھی بفضل خدا تندرست رہے۔

۲۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ حکیم صاحب کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی۔ تو ۲ جنوری کو آپنے تشریف لا کر فرمایا کہ میں دعا کر رہا تھا۔ کہ یہ الہام ہوا۔ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔ یہ الہام ایک بار حضور کو

۳۔ حضرت مولانا عبدالکریم کی طبیعت علی العموم تندرست رہی اور آپ منصب امامت کو احسن طور پر بجا لاتے رہے۔ ۳۱ دسمبر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کی علالت طبع کا حال استفسار فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر درد معدہ ہو تو لگ جاوے۔ تو بخار سے بھی ٹوٹ جاتا ہے

مولوی عبداللہ صاحب احمدی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اپنے ایام رخصت گذار کر کشمیر سے واپس تشریف لے آئے۔ یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو اودھے غلام

ایڈیٹر البدر نے ایک عالم ادب کاتب کی درخواست پیش کی۔ کہ اس کا مذہب بھی خاکروبوں کا ہی ہے۔ مگر فن کتابت سے واقف ہے۔ اور کارخانہ البدر میں

فتح مقدمات کی اطلاع

جماعت کو مبارک ہو

آج ہم بارگاہ الوہیت میں کمال عجز و انکسار سے رکوع اور سجود کرتے ہوئے یہ خوشی کی خبر اپنے ناظرین کو دیتے ہیں۔ کہ خدائے قادر مطلق کے کلام کیمطابق جو اس کے برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی اور مرسل پر نازل ہوا تھا۔ عدالت عالیہ سیشن جج صاحب بہادر امرتسر سے وہ جرمانہ جو کہ عدالت ابتدائی نے آپ پر اور آپکے حواری حکیم فضل دین پر کیا تھا معاف ہو گیا ہے۔ اور آپ بالکل بری قرار دئیے گئے

یہ ایک عظیم الشان قدرتوں سے بھرا ہوا نشان ہے اور ہمارے ایمانوں کی زیادتی اور تروتازگی کیلئے دکھایا گیا ہمارے منکر اور مخالف ذرا غور کریں۔ کہ وہ ہنسی اور ٹھٹھا جو کہ وہ ہم پر کرتے تھے۔ آج کس پر اولٹ کر پڑ رہا ہے اب نہیں معلوم۔ کہ وہ لوگ کس سوراخ میں اپنے سروں کو خدا کی لعنت سے چھپائیں گے۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
دشمن جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے

امید ہے۔ کہ احمدی جماعت اس خوشی میں اپنے خادم البدر کی ترقی اشاعت میں ایک نمایاں ترقی دکھلاویگی

... ہو جانا چاہتا ہے۔ چونکہ میری طبیعت کراہت کرتی ہے اس لئے حضور سے مشورتاً پوچھتا ہوں۔ آپنے تبسم فرما کر فرمایا۔ کہ بات تو واقعی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ اس عشرہ میں موسم اکثر ابر آلود رہا۔ بعد ... بھی جاری رہی ...

درس قرآن سمجھ

Digitized by Khilafat Library

سورہ ھود رکوع نمبر ۱

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ تاکہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

الٓرٰ کتب یہ اختصار ہے۔ اللہ لطیف۔ رحمان۔ رحیم کا یعنے اللہ کی طرف سے۔ جو رحمان اور رحیم ہے یہ کتاب ہے

احکمت اٰیٰتہ اس کی باتیں یا آیتیں بہت پکی اور مضبوط ہیں۔ یعنے دلائل قویہ اور شاہدہ صحیحہ پر مبنی ہیں۔

فصلت اس کے معنے ہیں۔ مفصل بیان کی گئیں۔ کھول کھول کر سنائی گئیں۔ اس لفظ کے معنے قرآن شریف نے خود دوسرے جگہ کر دیئے ہیں۔ دیکھو جزو ولم ۲۔ رکوع ۱۸۔ ولو جعلنٰہ قراٰناً اعجمیاً لقالوا لولا فصلت اٰیٰتہٗ ءَ اعجمی و عربی ۔۔۔ یعنے اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر زبان میں نازل کرتے۔ تو یہ لوگ کہتے کہ یہ تو ایسی زبان میں ہے۔ جو کہ اظہار مطالب پر پورے طور پر قادر نہیں۔ اور نہ پورے مواد ایک کامل زبان کے اپنے اندر رکھتی ہے۔

عجمی عرب زبان میں گونگے کو کہتے ہیں۔ جو کہ اظہار مطالب پر قادر نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے چارپایوں وغیرہ کو عجما کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ وہ اپنی آواز سے اظہار مطالب تو کرتے ہیں۔ اور ان کے بچے یا محافظ ان کی ضرورتوں کو سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً گھوڑی یا گائے جب اپنے بچہ کو بلاتی ہے۔ تو خاص آواز استعمال کرتی ہے۔ گھوڑا پیاسا ہو۔ تو خاص طور سے ہنہناتا ہے۔ مرغی کڑ کڑ کرتی ہے۔ تو بچے پروں کے نیچے آجاتے ہیں۔ لیکن تاہم وہ جانور کھول کر معانی بیان نہیں کر سکتے۔ اسی لحاظ سے عرب زبان کے سوائے غیر زبانوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ مثلاً فارسی اور انگریزی میں مذکر و مؤنث کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس مقام پر ہمیں خاص زباندانی سے بحث نہیں ہے۔ اس لئے صرف اس امر کا ذکر کریں گے۔ جس کا تعلق قرآن شریف سے ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی ذات۔ اس کے صفات اور امور معاد یعنے مابعد الموت کا علم ہے۔ کہ جس کو ہم مفصل کسی غیر زبان میں نہیں پاتے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام لو۔ تو انگریزی میں اس کے مقابل پر کوئی لفظ نہ ملیگا۔ صرف گاڈ ([illegible]) یا لارڈ ([illegible]) لفظ ہے جسے خدا پر بھی استعمال کرتے ہیں اور مخلوق پر۔ حالانکہ عربی لفظ اللہ ۔۔۔۔ مخلوق پر استعمال نہیں ہوتا۔ سنسکرت میں بھی کوئی مفرد لفظ ایسا نہیں ہے۔ جو کہ اللہ کی طرح جامع معنے اپنے اندر رکھتا ہو۔ صرف ایک اسم ہے۔ مگر وہ بھی مرکب ہے۔

فصلت سے مراد ان امور کی تفصیل سے ہے۔ جن کا تعلق انسان کی نجات سے ہے۔ اور جسے سابقہ کتب نے تفصیل سے بیان نہیں کیا۔ وہ عقائد صحیحہ۔ صفات باری تعالےٰ اور احوال مابعد الموت کا ذکر ہے اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ علم حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ ریاضی۔ ہندسہ وغیرہ کیوں اس میں نہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق نجات سے ایسا وابستہ نہیں ہے۔ کہ جو ان سے جاہل رہے۔ وہ کافر قرار دیا جاوے۔ جس غرض کے متعلق جس قدر تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ قرآن کر دیتا ہے اور باقی امور ترک کرتا ہے۔

توبوا الیہ اللہ کی طرف رجوع کرو۔ یعنے اس کے احکام پر عمل درآمد کرو۔ نیکی کرو۔

یثنون صدورھم یثنون کپڑے کو دھرا کرنے کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی شے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ سینوں میں مخفی باتیں رکھتے ہیں۔

لیستخفوا منہ کہ خدا سے چھپاویں خفیہ رکھیں

الا حین یستغشون ثیابھم ۔۔ الخ حالانکہ بات یہ ہے۔ کہ جب وہ رات کو سوتے ہیں۔ تو اس وقت بھی ان کے ظاہر اور باطن کے احوال سے اللہ تعالےٰ خوب واقف ہوتا ہے

کل فی کتب مبین خدا کے پاس سب محفوظ ہے

ھو الذی خلق سبع سمٰوٰت ۔۔۔ وکان عرشہ علی الماء اس سے ظاہر ہے۔ کہ زمین اور آسمان کی پیدائش سے پیشتر یہ سب سیال مادہ کی شکل میں تھا۔

ولئن اخرنا عنھم العذاب اس آیت سے ظاہر ہے کہ عذاب کے نزول کا وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ مگر بعض وجوہات سے وہ دوسرے وقت پر ٹل جاتا ہے۔ ایسی صورت میں لوگ استہزا کیا کرتے ہیں کہ وہ عذاب کیوں نہ آیا۔ حالانکہ جب وہ پھر اپنے دوسرے وقت پر آتا ہے۔ تو ان کو کوئی مہلت نہیں ملتی

آتھم کے واقعہ پر اعتراض کرنے والے غور کریں

نصیحت۔ کبھی کسی کو ٹھٹھہ مت کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جو شخص دوسرے پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک کہ اسی عیب میں خود مبتلا نہ ہو جاوے۔ لوگوں کی عادت ہے۔ کہ کسی کی ہوا خارج ہو۔ یا کوئی پھسل جاوے۔ یا اس کی غلطی بیان ہو۔ تو ہنس پڑتے ہیں اور دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے اس سے بچو۔

کنز اخلاق۔

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیجاویں۔ اور اسے کنز اخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا (ایڈیٹر)

۱ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات

کاموں کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کو اسکی نیت کے موافق پھل ملیگا

وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰی

اے برادر کار تو بر نیت است ۔ چونکہ نیت پاک شد امنیت است

۲ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

جسمیں ایمان ہو اسمیں شرم ہو۔ یا حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۳ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِہِمْ وَاَمْوَالِہِمْ

مسلمان وہ ہے۔ کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے کو رنج نہ پہونچے۔ اور مومن وہ ہے۔ جس سے سبھوں کی جان و مال کو امن ہو۔

۴ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی وَمَنَعَ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَان

کامل اور ایمان والا وہی ہے۔ جو خدا واسطے دوستی اور خدا واسطے دشمنی رکھے۔ اور جو کچھ دے خدا کے واسطے دے اور جہاں نہ دے وہ نہ دینا بھی خدا واسطے ہو۔ یعنی نیک کام والوں سے ملے اور بدکاروں سے بچے اور اچھے کام میں دے اور برے کام میں نہ دے۔

بزم احمدی

Digitized by Khilafat Library

یہ عنوان اس لئے قایم کیا گیا ہے۔ کہ کارخانہ البدر اور دیگر ضروری امور متعلق سلسلہ احمدیہ و جماعت احمدیہ کی نسبت جو جو استفسار اور مشورے اور رائے وغیرہ ہوا کرینگی وہ اس کے تحت میں درج ہوا کرینگی۔ اور اس طرح سے خریداران البدر اور نیز احمدی احباب کا ایک دوسرے سے نیم تعارف ہوتا رہیگا علاوہ خریداران البدر کے دیگر احمدی احباب وغیرہ کے استفسار اور مشورے وغیرہ بھی درج ہوا کرینگے۔ شوق سے ارسال فرمائے جاویں۔

ایک احمدی بہن البدر کی خریدار ہیں۔ ان کی ایک احمدی سہیلی اپنی گرہ سے قیمت دیکر ان کے نام اخبار جاری کرایا تھا۔ جو کہ قضائے الہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ ایک احمدی بھائی سفارش کرتے ہیں۔ کہ اس احمدی بہن کی اخبار کی قیمت میں رعایت دی جاوے۔ نصف قیمت وہ ادا کر سکتی ہیں۔

میری رائے میں مناسب ہوگا۔ کہ یا تو وہ احمدی بھائی اور یا اور کوئی اور صاحب نصف قیمت اخبار کی ادا فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرماویں۔ کارخانہ کی طرف سے چند دیگر احباب کو رعایت دیگئی ہے۔ اس لئے گنجائش نہیں ہے۔

چودھری محمد سرفراز خان صاحب۔ نمبردار بدوملی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بندہ ۱۹۰۶ء کی قیمت بطور قرض حسنہ ۱۹۰۵ء کے ساتھ اس شرط پر دینے کو طیار ہے۔ کہ دو سو سے زائد خریدار اس طرح قیمت دینا منظور فرماویں اور بندہ بجائے ۲ کے ۲۴ ۔ اور بعد میعادین سے روپیہ چندہ دینے کو طیار ہے۔ سالہ خریداری کے بجائے تازیست خود اور تا قیام البدر بندہ کو خریدار تصور فرماویں۔ جہانتک ممکن ہے توسیع اشاعت میں کوشش کرونگا۔ اور کر رہا ہوں

دیگر احباب کی تحریک کے لئے چودھری صاحب نے عمدہ تجویز سوچی ہے

اس وقت تک جو کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء ہے۔ جسقدر کارڈ آئے ہیں۔ ان میں سے نصف کے قریب ایسے احباب ہیں جنہوں نے دوسالہ چندہ منظور فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو دو سو بھی ہو جاوینگے۔

درخواست دعا۔ احادیث شریف میں آیا ہے کہ جب ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کرنے والے کو بھی وہی شے عطا کر دیتا ہے۔ جو کہ وہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مانگتا ہے

اس بنا پر میرے ارادہ کیا ہے۔ کہ جن احباب کی طرف سے دعا کی درخواستیں آیا کریں۔ وہ درج اخبار کر دیا کروں۔ تاکہ بھائیوں کو ایک دوسرے سے غائبانہ ہمدردی اور احسان کرنے کا ثواب کا موقعہ مل جایا کرے۔ یہ مفت کا ثواب ہے۔ جب انسان اپنے لئے دعا کرے۔ تو ساتھ ہی درخواست کنندوں کے لئے بھی دعا کر دے۔ کہ اے رب تو انکی بھی حاجتیں رفع کر دے۔ اس مولیٰ کریم کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور دعا کرنے والے کو مفت کا اجر ہمدردی اور احسان کا مل جاتا ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار جناب خلیفہ صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی پٹیالہ مراق کی مرض اور ضعف معدہ میں مبتلا ہیں میری طرف سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا کیجاوے

منشی نواب الدین صاحب نائب شرف سرالوالی کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور وہ احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب احمدی ایک عرصہ سے مبتلائے بخار ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ میں خود بھی ان احباب کے لئے دعا کرتا ہوں (ایڈیٹر)

مطبع کارخانہ البدر۔ کا ایک بڑا بوجھ اخبار پر ہے۔ اور قلیل اشاعت میں خسارہ کے بڑے حصے کا موجب ہے اس لئے بیرجات کے احمدی احباب کی کمال عنایت ہوگی۔ اگر اس کی مصروفیت میں وہ میرا ہاتھ بٹاویں۔

واضح ہو۔ کہ عام طور پر چھپائی کا نرخ یہاں ۱۲ یومیہ ہے لیکن مجھے تجربہ ہوا ہے۔ کہ بیرونجات کے احباب کو یہاں کام دینے سے ریلوے محصول وغیرہ کے اخراجات کے باعث بہت خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے پورے یوم کی مصروفیت کے لئے ۱۰ اور نصف یوم کی مصروفیت کے لئے ۱۲ یومیہ کا نرخ بیروں جات کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ۰۰ یا ۵ ۷ داب یومیہ دیجاویگی۔ اس نرخ سے احباب کو مزید اخراجات محصول وغیرہ کی زیرباری نہوگی۔ شوق سے کام ارسال فرماویں۔ حتی الوسع احتیاط سے کیا جاویگا۔

اخبار۔ شروع جنوری سے ۰۰ ۷ چھاپا جاتا ہے۔ مگر صرف ان احباب کے نام ارسال ہوتا ہے۔ جن کی طرف سے درخواست یا کارڈ مرسلہ منظوری خریداری کے آجاتے ہیں۔ جن کے کارڈ بعد میں آوینگے۔ ان کے نام شروع نمبر سے کل پرچے ارسال کر دیئے جاوینگے۔

اشاعت بیعت کارخانہ کے کرمفرما جناب شیخ محمد حسین صاحب تاجر لائل پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ البدر کے جاری رہنے سے ہم کو کمال مسرت ہے۔ کیونکہ ہمارے پاک امام علیہ السلام کے لب مبارک سے یہ نام نکلا تھا۔ مگر روپیہ کی کثیر تعداد درکار ہے۔ خدا کرے

نواس کے فضل سے بعید نہیں ..... اب التماس ہے۔ کہ سابقہ بقایا معاف۔ آئیندہ اگر آپ کالم بیعت یعنے بیعت کنندگان کے نام نامی اور حضرت اقدس کے صبح و شام کے جلوس کا حال درج کرنے کا وعدہ فرماویں تو ۱۹۰۵ء کے ساتھ ۱۹۰۴ء کا چندہ بھی بذریعہ وی پی وصول کرلیں۔

دیگر احباب نے بھی ان امور کی تاکید فرمائی ہے۔ چونکہ مقدمات کی وجہ سے رجسٹروں وغیرہ کا انتظام ٹھیک نہ رہا تھا۔ اس لئے اشاعت بیعت ملتوی ہوگئی تھی۔ اب پھر شروع کیجاتی ہے اور حضرت اقدس کے جلوس کا حال بھی انشاء اللہ باقاعدہ رہے گا۔ البدر کی اشاعت کا اصل مطلب یہی ہے۔ حضرت امام الزمان اور دیگر بیعت کنندگان سے آپ کی جو ہمدردی و محبت ترشح ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیوے

مدرسہ کی ایک ضرورت

تین نادار طالب علم امتحان میں جا بیٹھے ہیں۔ جن کے پاس داخلہ کیواسطے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے جو احباب اس خیر میں سے حصہ لینا چاہئیں وہ بہت جلد لیں۔ مدرسہ طالب علموں کیواسطے (خصوصاً) پچاس روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر قوم توجہ کرے۔ تو یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے ہمارا دل دوسرے قومی مدرسوں اور کالجوں کی جو امداد قوم کر رہی ہے اور جس طرح وہ ترقی کر رہے ہیں۔ انہیں دیکھکر اور پھر اپنے مدرسہ کی حالت کو دیکھکر خون ہو جاتا ہے کاش کہ چند غیرت مند رجل اپنی کمر ہمت کو چست باندھکر اس قومی پودے کو اپنے پورے نشو و نما کے عروج پر پہونچا دیں ہمیں یہ خبر سنکر کمال افسوس ہوا ہے۔ کہ جماعت میں سے بعض احباب ایسے بھی ہیں جو کہ مدرسہ کیطرف درخور توجہ ضروری خیال نہیں کرتے۔ یہ انکی سخت غلطی ہے اس فساد کے زمانہ میں احمدی ذریت کے لئے اگر کوئی کشتی ہوسکتی ہے جو کہ بد عقائد کے گرداب سے نسل کو محفوظ رکھے۔ وہ صرف مدرسہ و کالج تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے۔ اور جو ہمارا دوست اسکی عدم ضرورت کے خیال سے اسکی امداد میں حصہ نہیں لیتا وہ ایک قومی گناہ کا مرتکب ہے۔ پس پیارے دوستو اور بھائیو۔ یہ وقت در اصل امن اور چین سے زندگی بسر کرنے کا نہیں ہے۔ جب تک اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے ان دینی اور قومی سلسلوں کی ربوبیت اپنے ذمہ نہ لوگے تب تک تم ان کاموں میں دوسری قوموں سے ہرگز بازی نہ لے سکوگے ان مدرسہ طالب علموں کے لئے جو چندہ آوے۔ وہ بنام مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

ٹو میں مسلمان ہوگیا یعنی اختیار الاسلام پر

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے اور ریویو

جہانتک میرے مولا کریم نے مجھے فہم عطا فرمایا ہے۔ میں دلیری سے اس کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ حق کے طالب ایک طرف ترک اسلام اور دوسری طرف میں مسلمان ہو گیا پڑھیں۔ غالباً ناظرین کو یقین ہوگا۔ کہ حق کیا چیز اور

مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب و مولوی حشمت علی صاحب میرٹھی دفتر میں ریویو کے لئے ارسال کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اُسے مطالعہ کر کے کامل ریویو کیا جاویگا مولوی محمد احسن صاحب جیسے علامۃ الدہر کا اس کا مصنف ہونا ہی جدت اور نئے نکات اور حقائق اور معارف ہوتے ہیں۔ شائقین خرید کر ملاحظہ فرماویں۔ قیمت ۴ علاوہ محصولڈاک ایک سیر تک سے زیادہ۔ [illegible] کتاب میں [illegible] اور دیگر صورت نقصان

بزمِ احمدی

یہ عنوان اس لئے قایم کیا گیا ہے۔ کہ کارخانہ البدر اور دیگر ضروری امور متعلق سلسلہ احمدیہ و جماعت احمدیہ کی نسبت جو جو استفسار اور مشورے اور رائے وغیرہ ہوا کرینگی وہ اس کے تحت میں درج ہوا کرینگی۔ اور اس طرح سے خریداران البدر اور نیز احمدی احباب کا ایک دوسرے سے نیم تعارف ہوتا رہیگا علاوہ خریداران البدر کے دیگر احمدی احباب وغیرہ کے استفسار اور مشورے وغیرہ بھی درج ہوا کرینگے۔ بشوق سے ارسال فرمائے جاویں۔

ایک احمدی بہن البدر کی خریدار ہیں۔ ان کی ایک احمدی بھائی نے اپنی گرہ سے قیمت دیکر ان کے نام اخبار جاری کرایا تھا۔ جو کہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ ایک احمدی بھائی سفارش کرتے ہیں۔ کہ اس احمدی بہن کی اخبار کی قیمت میں رعایت دی جاوے۔ نصف قیمت وہ ادا کر سکتی ہیں۔

میری رائے میں مناسب ہوگا۔ کہ یا تو وہ احمدی بھائی اور یا اور کوئی اور صاحب نصف قیمت اخبار کی ادا فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرماویں۔ کارخانہ کی طرف سے چند دیگر احباب کو رعائت دیگئی ہے۔ اس لئے گنجائش نہیں ہے۔

چودھری محمد سرفراز خان صاحب۔ نمبردار بدوملی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بندہ ۱۹۰۶ء کی قیمت بطور قرض حسنہ ۱۹۰۵ء کے ساتھ اس شرط پر دینے کو طیار ہے۔ کہ دو سو سے زائد خریدار اس طرح قیمت دینا منظور فرماویں اور بندہ بجائے ۲/۸ کے ۳ اور ہمدمعاونین سے روپیہ چندہ دینے کو طیار ہے۔ سالہ خریداری کے بجائے تا زیست خود اور تا قیام البدر بندہ کو خریدار تصور فرماویں۔ جہانتک ممکن ہے توسیع اشاعت میں کوشش کرونگا۔ اور کر رہا ہوں

دیگر احباب کی تحریک کے لئے چودھری صاحب نے عمدہ تجویز سوچی ہے

اس وقت تک جو کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء ہے۔ جسقدر کارڈ آئے ہیں۔ ان میں سے نصف کے قریب ایسے اصحاب ہیں۔ جنہوں نے دو سالہ چندہ منظور فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو دو سو بھی ہو جاوینگے۔

درخواست دعا۔ احادیث شریف میں آیا ہے کہ جب ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے کرنے والے کو بھی وہی شئے عطا کر دیتا ہے۔ جو کہ وہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مانگتا ہے

اس بنا پر میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ جن احباب کی طرف سے دعا کی درخواستیں آیا کریں۔ وہ درج اخبار کر دیا کروں۔ تاکہ بھائیوں کو ایک دوسرے سے غائبانہ ہمدردی اور احسان کرنے کا ثواب اور موقعہ مل جایا کرے۔ یہ مفت کا ثواب ہے۔ جب انسان اپنے لئے دعا کرے۔ تو ساتھ ہی درخواست کنندوں کے لئے بھی دعا کر دے۔ کہ اے رب تو انکی بھی حاجتیں رفع کر دے۔ اس مولا کریم کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور دعا کرنے والے کو مفت کا اجر ہمدردی اور احسان کامل جاتا ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار جناب خلیفہ صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی پٹیالہ مراق کی مرض اور ضعف معدہ میں مبتلا ہیں میری طرف سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا کیجاوے

منشی نواب الدین صاحب نائب شرف سر الوالی کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور وہ احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب احمدی ایک عرصہ سے مبتلائے بخار ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ میں خود بھی ان احباب کے لئے دعا کرتا ہوں (ایڈیٹر)

مطبع کارخانہ البدر۔ کا ایک بڑا بوجھ اخبار پر ہے۔ اور قلیل اشاعت میں خسارہ کے بڑے حصے کا موجب ہے اس لئے بیرون جات کے احمدی احباب کی کمال عنایت ہوگی۔ اگر اس کی معرفت میں وہ میرا ہاتھ بٹاویں۔

واضح ہو۔ کہ عام طور پر چھپائی کا نرخ یہاں عہ یومیہ ہے لیکن مجھے تجربہ ہوا ہے۔ کہ بیرونجات کے احباب کو یہاں کام دینے سے ریلوے محصول وغیرہ کے اخراجات کے باعث بہت خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے پورے یوم کی معرفت کے لئے عہ اور نصف یوم کی معرفت کے لئے عہ یومیہ کا نرخ بیرونجات کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ۱۰۰۰ یا ۵۰۰ داب یومیہ دیجاویگی۔ اس نرخ سے احباب کو مزید اخراجات محصول وغیرہ کی زیر باری نہوگی۔ شوق سے کام ارسال فرماویں۔ حتی الوسع احتیاط سے کیا جاویگا۔

اخبار۔ شروع جنوری سے ۷۰۰ چھاپا جاتا ہے۔ مگر صرف ان احباب کے نام ارسال ہوتا ہے۔ جن کی طرف سے درخواست یا کارڈ مرسلہ منظوری خریداری کے آجاتے ہیں۔ جن کے کارڈ بعد میں آوینگے۔ ان کے نام شروع نمبر سے کل پرچے ارسال کر دیئے جاوینگے۔

اشاعت بیعت کارخانہ کے کرمفرما جناب شیخ محمد حسین صاحب تاجر لائلپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ البدر کے جاری رہنے سے ہم کو کمال مسرت ہے۔ کیونکہ ہمارے پاک امام علیہ السلام کے لب مبارک سے یہ نام نکلا تھا۔ مگر روپیہ کی کثیر تعداد درکار ہے۔ خدا کر دے

تو اس کے فضل سے بعید نہیں..... اب التماس ہے۔ کہ سابقہ قضایا معاف آئندہ اگر آپ کالم بیعت یعنے بیعت کنندگان کے نام نامی اور حضرت اقدس کے صبح و شام کے جلوس کا حال درج کرنے کا وعدہ فرماویں تو ۱۹۰۵ء کے ساتھ ۱۹۰۶ء کا چندہ بھی بذریعہ وی پی وصول کر لیں۔

دیگر احباب نے بھی ان امور کی تاکید فرمائی ہے۔ چونکہ مقدمات کی وجہ سے رجسٹروں وغیرہ کا انتظام ٹھیک نہ رہا تھا۔ اس لئے اشاعت بیعت ملتوی ہو گئی تھی۔ اب پھر شروع کیجاتی ہے اور حضرت اقدس کے جلوس کا حال بھی انشاء اللہ باقاعدہ رہے گا۔ البدر کی اشاعت کا اصل مطلب یہی ہے۔ حضرۃ امام الزمان اور دیگر بیعت کنندگان سے آپ کی جو ہمدردی و محبت ترشح ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیوے

مدرسہ کی ایک ضرورت

تین نادار طالبعلم امتحان میں جانیوالے ہیں۔ جن کے پاس داخلہ کیواسطے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے جو احباب اس خیر میں سے حصہ لینا چاہئیں وہ بہت جلد لیں۔ ہر سہ طالب علموں کیواسطے (عہ) پچاس روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر قوم توجہ کرے۔ تو یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے ہمارا دل دوسرے قومی مدرسوں اور کالجوں کی جو امداد قوم کر رہی ہے اور جس طرح وہ ترقی کر رہے ہیں۔ انہیں دیکھکر اور پھر اپنے مدرسہ کیحالت کو دیکھکر خون ہو جاتا ہے کاشکہ چند غیرت مند رجل اپنی کرہمت کو چست باندھکر اس قومی پودے کو اپنے پورے نشوونما کے عروج پر پہونچاویں ہمیں یہ خبر سنکر کمال افسوس ہوا ہے۔ کہ جماعت میں بعض احباب ایسے بھی ہیں جو کہ مدرسہ کیطرف زیادہ توجہ ضروری خیال نہیں کرتے یہ انکی سخت غلطی ہے۔ اس فساد کے زمانہ میں احمدی ذریت کے لئے اگر کوئی کشتی ہو سکتی ہے جو کہ بدعقائد کے گرداب سے نسل کو محفوظ رکھے سو فقط مدرسہ و کالج تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے۔ اور جو ہمارا دوست اسکی عدم ضرورت کے خیال سے اسکی امداد میں حصہ نہیں لیتا وہ ایک قومی گناہ کا مرتکب ہے۔ پس پیارے دوستو اور بھائیو یہ وقت دراصل امن اور چین سے زندگی بسر کرنے کا نہیں ہے۔ جب تک اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے ان دینی اور قومی سلسلوں کی ربوبیت اپنے ذمہ نہ لوگے تب تک تم ان کاموں میں دوسری قوموں سے ہرگز بازی نہ لے سکوگے

ان ہر سہ طالب علموں کے لئے جو چندہ آوے۔ وہ بنام مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

ہنٹو میں مسلمان ہو گیا یعنی اختیار الاسلام ہنٹو

پر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے اور ریویو

جہانتک میرے مولا کریم نے مجھے فہم عطا فرمایا ہے۔ میں تیری اس کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ حق سے طالب ایک طرف ترک اسلام اور دوسری طرف میں مسلمان ہو گیا پڑھیں۔ غالباً ناظرین کو یقین ہوگا۔ کہ حق کیا چیز اور

مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب و مولوی حشمت علی صاحب میرٹھی دفتر میں ریویو کے لئے ارسال کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اسے مطالعہ کر کے کامل ریویو کیا جاویگا مولوی محمد احسن صاحب جیسے علامۃ الدہر کا اس کا مصنف ہونا ہی بتلا رہا ہے۔ کہ نکات اور حقائق اور معارف سے ہیں شائقین ضرور خرید کر ملاحظہ فرماویں۔ قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک ...

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر۔ طاسی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی۔ اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں۔ چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳۔ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کہانسی۔ بخار۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ رگ کوت۔ پھوڑا پھنسی۔ سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس اٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات۔**

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا دافع قبض و ریاح و ہچکی۔ بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا کرنے والا۔ کر کے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے۔ بے اولاد اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۴ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ محصولڈاک ۱۰ قیمت ۵ شیشی ۵ تین شیشی ۲ یک دہ شیشی ۳ نصف پیکنگ محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ ۱۴ ہزار ہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اوٹھایئے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بد ہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا۔ دائمی امراض مثل ہیضہ۔ تخمہ۔ پیچش۔ اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیہ۔ درد سر۔ کہانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک۔ سوزاک۔ اور جلدی امراض مثل خارشت۔ داد۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و باد گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کیحالت میں نہایت ہی مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ **خاص کر معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔** یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ اور گردہ و یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۱۰ خوراک دوا رہتی ہے۔ پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ر۔ **گٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع۔** کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیہ یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد۔ اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۲ر۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری۔** اصلی ماہیرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ خشک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن۔** دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں۔ اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے۔ اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائے گا اور تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کے کہوکہلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوے دہن اور ہونٹھ و زبان کے نالوں کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر۔ علاوہ ان کے آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کہانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم۔ اور پھوڑے کے لئے مرہم اور غیر مخصوص سب کے حب ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ بیس برس کے تجربہ و مدت دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاک خانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال بقیم گنج۔ شہر بنارس۔** نوٹ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ خود اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ و باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ لاثانی دوا ہیں۔ یہ حبوب خاص کر طلق میں ادتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں۔ اور بالعموم بے اولاد کو بااولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک مرواریدی لسی اور دیات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے۔ اور جالا۔ پھولا۔ دہند۔ غبار۔ شبکوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے بلکہ تعریف سے بالا سمجھئے۔ قیمت فی تولہ عہ

حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلبہ گڈھ ضلع دہلی

چاء! چاء!! چاء!!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں۔ جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے۔ اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھئے۔ پتہ یہ ہے

ایم۔ زیڈ۔ ٹی ڈیلرس۔ محلہ بابوزی شاہجہانپور۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کھولی ہے۔ جسمیں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائیسکلیں نیز ان کے پرزہ جات بکفایت ملسکتے ہیں۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہیں۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتوں پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں۔ اور اپنے ہموطن خیرخواہ سوداگروں کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور انرٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے۔

المشتہر

اللہ بخش رضا۔ اینڈ سنز۔ سوداگر بائیسکل و مشین۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار و ظہور کرشن اوتار۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں۔ درخواستیں دفتر البدر میں آویں۔

مطبع دار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شایع ہوا۔